

# Gillette برگنڈی — ایکٹ 1

برگنڈی — فرانس

ایکٹ 1 — دوسری زندگی کا فارم ہاؤس

کہانیاں کبھی ایک سی نہیں ہوتیں، کیونکہ وہ لمحے کبھی ایک سے نہیں ہوتے جن میں وہ آ ملتی ہیں۔ جگہیں بدل جاتی ہیں۔ موسم بدل جاتے ہیں۔ لوگ بدل جاتے ہیں۔ اور جب عورتیں ان کے راستے میں آ جائیں تو پیش گوئی کی کوئی قیمت نہیں رہتی۔

یہ قصہ میں کچھ عرصہ پہلے سنا چکا ہوں۔ آج میں اسے پھر سنانا چاہتا ہوں، زیادہ شدت کے ساتھ، گویا اپنے آپ سے ایک گفتگو — یاد کی ایک پکار، ایک آواز جو وقت کے دروازے پر دستک دیتی رہتی ہے، اور مجھے صرف وہ نہیں یاد دلاتی جو ہو چکا، بلکہ شاید وہ بھی جو ابھی ہو سکتا ہے۔

**ایکٹ 1 — دوسری زندگی کا فارم ہاؤس**

بیس برس پہلے میں فرانس کے دل میں واقع برگنڈی کے لیے نکلا تھا، ایک پرانا فارم ہاؤس خریدنے کے ارادے سے۔

یہ شراب کی، پنیر کی، اور اُس دھیمی نفاست کی سرزمین تھی جسے فرانسیسی ورثے کی طرح سنبھال کر رکھتے ہیں۔ سودا کرانے والے مقامی پراپرٹی ایجنٹ کو میں پہلے سے جانتا تھا۔ اس نے اس جائیداد کو ایک نادر موقع بنا کر پیش کیا تھا، اور شرائط اتنی پُرکشش تھیں کہ میرا تجسس جاگ اٹھا۔

میں کبھی سستے سودوں کا شکاری نہیں رہا۔ سستے سودے انسانوں کی ایجاد ہیں۔ اصل موقعے قدرت کی دین ہوتے ہیں۔

یہ علاقہ بڑے تجارتی راستوں سے دور تھا۔ آنے والے زیادہ تر اگست اور ستمبر میں انگور کی چُنائی کے موسم میں آتے یا نئی شرابوں کے جشن منانے والے مقامی میلوں کے لیے۔ سال کے باقی دنوں میں پہاڑیوں اور کھیتوں پر خاموشی کا راج رہتا۔

فارم ہاؤس بہت اچھی حالت میں تھا۔ اسے کچھ دیکھ بھال، ڈھانچے میں چند ردوبدل، اور نچلی منزل پر ایک ڈھنگ کے دفتر کی ضرورت تھی۔ کوئی خاص مشکل کام نہیں۔

مگر ایجنٹ جلدی میں لگتا تھا۔

اس نے بتایا کہ ایک طوفان قریب آ رہا ہے، اور تجویز دی کہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر جلدی سے جاگیر کا جائزہ لے لیں۔

بارہ ہیکٹر۔

افق تک پھیلے ہوئے انگور کے باغ۔

سرخ شرابیں۔

سفید شرابیں۔

شیمپین۔

مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی جھیل۔

ببول کے درختوں کی قطاریں۔

انگور کی فروخت کے جاری معاہدے۔

گھوڑوں پر جائیداد سے گزرتے ہوئے میں نے پوچھا کہ مالک اسے کیوں بیچ رہے ہیں۔

اس کا جواب سادہ تھا اور دل دھلا دینے والا۔

“میری بیوی کو کینسر ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنے باقی برس اس جاگیر سے بندھی گزارے۔ میں اسے دنیا گھمانا چاہتا ہوں، جب تک ہم گھوم سکتے ہیں۔”

میں نے کچھ نہ کہا۔

اصطبل پر واپس پہنچ کر میری نظر آٹھ شاندار جوان عربی گھوڑوں پر پڑی۔

میں نے پوری جائیداد کی قیمت پوچھی۔

فارم ہاؤس۔

زمین۔

انگور کے باغ۔

اصطبل۔

گھوڑے۔

وہ آدمی ھچکچایا۔

لگا تھا وہ کہتے ہوئے تقریباً ڈر رہا ھے۔

پھر اس نے کہہ دی۔

"چھ لاکھ پچاس ھزار یورو۔"

میں نے چند سیکنڈ سوچا۔

اگلے دن ھم نوٹری سے ملے۔

میں نے پوری رقم ادا کر دی۔

کوئی رھن نہیں۔

کوئی بینک نہیں۔

کوئی قرضہ نہیں۔

میں برگنڈی میں ایک جاگیر کا مالک بن گیا۔

انگور کا کاشتکار۔

کسان۔

بلکہ دیہاتی بھی۔

اور دل ھی دل میں مسکراتے ہوئے میں نے سوچا کہ جتنے لوگوں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں کتے کی طرح لکھتا ھوں، انہیں آخر کار میرے لیے بہترین پیشہ مل ھی گیا۔

---

فرڈیننڈو

Gillette ← PDF، گمشدہ ٹکڑا

دوسری داستانیں دیکھو

The Corpus · نقشے · کتب خانہ · Wood · Opera · Genesis · One Door · Vatican · رابطہ